صحابہ کرام کا

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خلفائے راشدین
کاتبانِ وحی
خدّامِ نبوت
صحابہ وصحابیات
کے مدلل واقعات

مرتبہ: الحاج مولانا **غلام نبی شاہ** نقشبندی، مجددی، قادری
مکان نمبر 17-2-1209/13 یاقوت پورہ، حیدرآباد ۲۳
امام وخطیب جامع مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد

ہدیہ 20=00

المشتہر: مرکزی مکتبہ کل ہند مجلس اہل السنّت والجماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم

آغازِ سخن

کتاب "عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں مدلل حوالوں کے ساتھ صحابہ و صحابیاتِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایسے حیرتناک واقعات درج ہیں جن کو پڑھتے ہی دل پکار اٹھتا ہے کہ

عشق و محبت رسول اللہ ﷺ ہی اصل ایمان ہے۔

اس کتاب میں عشق و محبت کے ایسے خاص خاص واقعات لکھے گئے ہیں جس کے پڑھنے سے ہمارے دلوں میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی منور ہو کر حلاوتِ ایمانی نصیب ہوتی ہے۔

جس دل میں عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جگہ بنا لیتا ہے تو اسکی ہر حرکت سے سنت رسول کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ عاشق کو معشوق کی ہر ادا پر عمل کرنے سے سکون ملتا ہے۔

عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں عزت، سکرۃ الموت میں راحت، قبر میں روشنی اور حشر میں عزت کے ساتھ جنت نصیب ہوتی ہے۔

دعا

عطا کر عطا کر عطا کر الٰہی
نبی کی محبت بڑی چیز ہے

غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

بعد الانبیآء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں خلیفہ اول ہیں۔ اسلام سے قبل اسلام میں ہمیشہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ وصال کے بعد بھی آپ ﷺ کے ساتھ آرام کررہے ہیں اور قیامت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اپنے ساتھ اٹھالیں گے۔ یہ سب آپؓ کے رگ وریشے میں بے انتہا عشق ومحبت رسول اللہ ﷺ کا ہی نتیجہ ہے۔ ذیل میں چندواقعات پیش ہیں۔

اسلام کا پہلا خطبہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھلم کھلا کعبۃ اللہ میں اسلام کا تبلیغی خطبہ دینے لگے تو آپؓ پر کفار و مشرکین ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا پیٹا، روندا اور نوچہ کہ آپؓ کا سارا جسم لہولہان ہوگیا اور آپؓ پر موت کی سی بے ہوشی طاری ہوگئی جب شام کو ذرا ہوش آیا تو پہلا لفظ یہی نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ یہ سنکر اہل قبیلہ کہنے لگے جن کی وجہ سے تم دن بھر موت کے منہ میں رہنے کے بعد جب ذرا ہوش آیا تو پھر ان کا ہی لقلقہ لگا ہوا ہے۔ جب والدہ صاحبہ نے کچھ کھانے کے لئے اصرار کیا تو آپؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کچھ نہیں کھاونگا نہ پیونگا جب تک حضور ﷺ کی زیارت نہ کرلوں بالآخر رات میں حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر صدیق اکبرؓ کو لیجایا گیا جہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جیسے ہی آپؓ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا یکدم عشق ومحبت سے لپٹ کر رونے لگے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے مسلمان بھی رونے لگے۔ (تاریخ الخمیس)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا موت کی سی بے ہوشی سے ہوش میں آتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا حال دریافت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؓ کے دل کی گہرائیوں میں بلکہ رگ وریشے میں آپ ﷺ ہی کی محبت رچی اور بسی تھی اور یہی اصل ایمان ہے۔ (مفہوم بخاری شریف)

ہجرت میں عشق ومحبت کی جھلکیاں

عشق رسول ﷺ میں ہر چیز سے ہجرت: جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ گھر دار، بیوی بچے اور مال ومتاع سب کچھ چھوڑ کر ہجرت میں ساتھ ہو گئے اور راستے کی ہر کٹھن اور خطرناک منزل پر آپؓ سینہ سپر ہوتے رہے۔

غارِ ثور میں خدمت: جب غارِ ثور پر پہنچے تو عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ غار میں اس وقت تک قدم نہ رکھیں جب تک میں اس کے اندر داخل ہو کر یہ نہ دیکھ لوں کہ کوئی موذی چیز تو نہیں ہے اگر ہے تو اس کا ضرر مجھ کو پہنچے اور آپ محفوظ رہیں۔

غارِ ثور میں پہنچتے ہی آپؓ کو کئی سوراخ نظر آئے جنکو اپنا پیرہن پھاڑ کر بند کر دیا اور ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں اپنا انگوٹھا لگا دیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! تشریف لایئے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور آپؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے اسی حالت میں سانپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انگوٹھے کو بری طرح ڈسنے لگا درد کی شدت سے صدیق اکبرؓ کے آنسو نکل پڑے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر گرنے لگے جس سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند ختم فرما کر ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! سانپ ڈس رہا ہے۔ صدیقؓ! پیر ہٹا لو! سانپ میرا دیدار کرنا چاہتا ہے پھر آپ ﷺ نے صدیق اکبرؓ کے انگوٹھے کو اپنا لعابِ دہن لگا دیا جس سے تکلیف جاتی رہی۔ (بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔ج۔۲۔۵۷۴۸۔زرین)

لہٰذا اس واقعہ سے بھی کھلا ثبوت مل گیا کہ

؎ محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے حفیظؔ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قربانی عشق رسول کی بے مثال نشانی

گھر میں اللہ، رسول اللہ ﷺ: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے موقعہ پر صدقہ و خیرات کی ترغیب دلائی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال لا کر پیش کر دیا اور دل میں خیال کیا کہ آج میں صدیق اکبرؓ سے بھی آگے بڑھ جاؤں گا۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر مسجد نبویؐ میں پیش کر دیا اور گھر میں کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یا عمرؓ! ما ترکت لاھلی یعنی اے عمرؓ! اپنے گھر والوں کیلئے کتنا چھوڑ آیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آدھا مال اہل وعیال کیلئے چھوڑ آیا ہوں۔

اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ابا بکر! اہل ترکت لاہلی۔ یعنی اے ابوبکرؓ! تم بھی اہل و عیال کیلئے کچھ چھوڑ آئے ہو۔

عرض کیا، ہاں ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! اہل وعیال کیلئے اللہ اور رسول اللہ کو چھوڑ آیا ہوں۔

پس حضرت صدیق اکبرؓ کے عمل اور عقیدے سے ظاہر ہو گیا ہے کہ

؎ محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

(مشکوٰۃ۔ ج۔۲۔۵۷۴۴۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت صدیق اکبرؓ کی اس عشق و محبت رسولؐ میں ڈوبی ہوئی قربانی اور عقیدے پر آسمان سے سلام آیا۔

پروانہ کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس　صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول ﷺ بس　اقبالؒ

۱۳ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری مغرب، شب سہ شنبہ آپ ؓ کا وصال ہوا۔ حسبِ وصیت آپؓ کے جنازے کو حجرۂ رسول اللہ ﷺ کے باہر رکھ کر آواز لگائی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! غلام حاضر ہے۔

پس یکا یک حجرۂ شریف کا دروازہ کھلا اور مزارِ اطہر سے آواز آئی۔　**دوست کو دوست کے قریب لاؤ!**

چنانچہ آپؓ کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ادب ملحوظ رکھتے ہوئے ذرا نیچے ہٹا کر لحد میں رکھا گیا۔

(بروایات اہل بیت اطہار۔ خصائص کبریٰ۔ امام جلال الدین سیوطیؒ م ۹۱۱ھ ہجری) (شواہد النبوۃ)

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھی ایک ایک عمل اور عقیدے سے عشق و محبت رسول اللہ ﷺ جھلکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

فاروق اعظمؓ کی تربیت: حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے عزیز ہیں۔ یہ سن کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم کو میں اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اچھا اب آپ ﷺ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اب پکے مومن بھی ہو گئے۔　(ترجمان السنۃ جلد اول۔ حدیث ۸۷ ص ۳۴۹ بخاری شریف)

ف۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان صحبت اور نظر کرم سے ایمان کامل عطا ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ ایمان کامل محبت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عشقِ رسول کا عملی ثبوت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُسامہ زید رضی اللہ عنہ کو اپنے دورِ خلافت میں ۳۵۰۰ درہم وظیفہ مقرر کیا اور خود اپنے لاڈلے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ کو صرف ۳۰۰۰ درہم مقرر کیا تو صاحبزادے نے عرض کیا ابا جان! آپؓ نے مجھے نظر انداز کر کے حضرت اُسامہؓ کو مجھ پر ترجیح دیدی۔

واللہ! اس نے مجھ سے کسی جنگ میں بھی سبقت حاصل نہیں کی یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس لئے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تجھ سے زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے زیادہ محبت تھی خود حضرت اُسامہؓ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت پیارا ہے پس میں نے رسول اللہؐ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی۔

(مشکوٰۃ شریف۔ ج۔۲۔ حدیث ۵۸۸۱۔ ترمذی شریف)

محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے

فاروق آعظمؓ نے بہت رویا: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سنتے ہی فاروقِ آعظمؓ نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا۔ خبردار! اگر کوئی کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو اس کی گردن اڑادونگا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اعلان کرنے کے بعد ہی فاروق آعظمؓ چھوٹے بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رونے لگے اور روتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

یارسول اللہ ﷺ! جب کھجور کا تنہ آپ کی جدائی سے ہوک ہوک کر روتا ہے تو آپ ﷺ کی امت کو اس سے بڑھ کر رونا چاہیئے۔ اسی طرح فاروق آعظم رضی اللہ عنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک واقعہ کو یاد کرتے جاتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے جاتے تھے۔

بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہر عمل اور عقیدہ اس بات کا مظہر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت ہی اصل ایمان ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے　　حفیظ

حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر تھے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دولت کو راہ الٰہی میں پانی کی طرح بہا دیتے تھے۔ آپؓ کے عقیدے اور ہر عمل سے عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جھلکتا ہے۔

دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عشق رسول کا اظہار: ذیقعدہ ۶ ہجری میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبہ کے موقعہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ مکرمہ میں بھیج دیا جیسے ہی آپؓ مکہ شریف میں پہنچے قریش نے آپؓ سے کعبۃ اللہ کے طواف کیلئے پرزور خواہش کی بلکہ اصرار بھی کیا لیکن آپؓ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

ماکنت لافعل حتیٰ یطوف به رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

مطلب: میں اس وقت تک طواف نہیں کرونگا جب تک کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہیں کرتے۔

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں واپس آگئے تو بعض مسلمانوں نے کہا۔ عثمانؓ! کس قدر خوش نصیب ہو کہ تم کو طواف نصیب ہو گیا یہ سنتے ہی آپؓ کو جلال آگیا اور فرمایا خبردار تمکو بدگمانی ہوئی ہے کہ میں بیت اللہ کا طواف کر لیا ہوں۔

واللہ! میں اگر ایک سال بھی مکہ شریف میں پڑا رہتا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں رہتے تو تب بھی میں طواف نہ کرتا حالانکہ قریش نے مجھے طواف کرنے کے لئے کہا تھا لیکن میں نے صاف انکار کر دیا۔

عشق رسول ﷺ میں دولت کا دریا: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے موقعہ پر جنگ کی تیاری کا اعلان فرمایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بار بار زیادہ سے زیادہ جنگی ساز وسامان کا پیش کش کر رہے تھے حتٰی کہ اپنی طرف سے ۶۰۰ اونٹ معہ ساز وسامان وغیرہ کے پیش کر دئے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کی اس عظیم پیش کش کو قبول فرماتے ہوئے اپنی خوشی اور مسرت سے ارشاد فرمایا **اللھم ارض عن عثمان فانی عنه راض** ۔اے اللہ! عثمانؓ سے راضی ہو جا بلاشبہ میں تو راضی ہو گیا۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ) مدراج النبوۃ۔ جلد دوم۔ طبقات ابن سعد جلد دوم ص ۳۴

دو جہاں چاہتے ہیں رضائے خدا — خود خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

رضائے رسول اللہ کیلئے کنواں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت یہاں رومہ کے کنواں کے سوا کوئی میٹھے پانی کا کنواں ہی نہ تھا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کون شخص ہے کہ جو رومہ کے کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے یہ سنتے ہی آپؓ اپنے ذاتی ۳۰ ہزار درہم سے رومہ کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ (بحوالہ۔ مشکوٰۃ۔ ج۔۲۔۵۷۸۴۔ ترمذی۔ نسائی دارقطنی) کنواں خرید کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا بلاشبہ اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنا ہے۔

رضائے خدا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ضیافت میں بھی عشقِ رسول ﷺ کی جھلکیاں

قدم قدم پر غلام آزاد کیئے: روایت ہے کہ ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ضیافت کا اہتمام کیا جب آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ دعوت میں تشریف لا رہے تھے تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے آپ ﷺ کے قدم گن رہے تھے یہ دیکھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا عثمانؓ! یہ کیا کر رہے ہو۔ تو انہوں نے عرض کیا۔

یا رسول اللہؐ! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپؐ کی تعظیم و توقیر میں حضور ﷺ کے ایک ایک قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ویسا ہی کیا۔

(بحوالہ جامع المعجزات)

یہ عثمانِ غنیؓ نے عرض کی اےئ **ھادی سبحٰن:** ہمارے مال و دولت آل و اولاد آپ ﷺ پر قربان

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا عشق رسول ﷺ

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے تو آپؓ نے جواب دیا۔

واللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک ہمارے مالوں، اولادوں اور اپنی ماؤں اور پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب ہیں اور موت و حیٰوۃ کی کشمکش میں اپنی جانوں سے زیادہ پیارے ہیں۔

(بحوالہ شفاء حضرت قاضی عیاضؒ م ۵۴۴ھ ہجری)

عاشقِ رسول ﷺ کے عشق کا امتحان

سورج کا پلٹ آنا: حضرت فاطمہ بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مقام صہبا میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر کے تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ان کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے اسی حالت میں وحی کا نزول ہونے لگا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عصر کی نماز ادا نہ کی تھی جیسے ہی سورج غروب ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہ بے چین و بیقرار ہو گئے چونکہ آپؓ کو عصر کی نماز قضا ہو جانے کا رانج ہوا اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر گرے جب وحی کا نزول ختم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے دریافت فرمایا کہ علیؓ! کیوں مغموم ہو تو انہوں نے عرض کیا۔

"! آج کی عصر کی نماز قضا ہو گئی۔ یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ یا اللہ! علیؓ تیری اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت میں تھے۔ اس لئے سورج کو پلٹا دے۔ تا کہ علیؓ اپنی عصر کی نماز ادا کر لیں۔ پس اس عجیب وغریب دعا کے ساتھ ہی سورج پلٹ کر آ گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہ اپنی عصر کی نماز نہایت ہی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کے بعد یعنی ایک گھنٹہ کے بعد پھر سورج غروب ہو گیا۔

باردوم سورج کا پلٹنا: ایک روایت ہے کہ ایک روز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہ کی گود میں سر رکھ کر اپنے نیند کو طویل فرما دیئے۔ اس روز بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عصر کی نماز ادا نہ کی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو چکا۔

ایمان کا امتحان: محققین کا کہنا ہے کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ایمان کا امتحان تھا کہ دربار رسالت کی

مقدس صحبت میں تربیت یافتہ صحابی، عبادت کو محبت پر فوقیت دیتے ہیں یا محبت کو عبادت پر؟

حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ایمان کا امتحان تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اپنے کامل ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے محبت رسولؐ کو عبادت پر فوقیت دیدی اور اپنے ایمان اور یقین سے بھرے ہوئے دل سے فتویٰ لے لیا کہ عبادت کی قضاء ہے اور محبت رسول اللہ ﷺ کی قضاء نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی نماز عصر کو قضاء کرتے ہوئے محبت رسولؐ میں خدمت رسول جاری رکھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے جیسے ہی سورج پوری طرح غروب ہو گیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند ختم فرما کر بیدار ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نہایت غمگین ہیں۔ تو فرمایا یا علیؓ! کیوں رنجیدہ ہو تو آپؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! عصر کی نماز قضاء ہوگئی یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمانے لگے۔

یا اللہ! تیرے رسول کی محبت اور اطاعت میں علیؓ کی نماز قضاء ہوگئی تو قیامت تک لوگ طعنہ دیتے رہیں گے کہ رسول کی محبت اور اطاعت نماز قضاء کرواتی ہے لہٰذا سورج کو پلٹا دے تا کہ علیؓ نماز ادا کرلیں۔ اس دعا کیساتھ ہی ڈوبا ہوا سورج پھر پلٹ کر آ گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہ نے نہایت اطمینان اور سکون سے نمازِ عصر ادا فرمائی۔

سورج ایک گھنٹہ تک رہ کر پھر غروب ہو گیا۔

(حوالہ۔ ابن مندال۔ ابن شاہین۔ طبرانی۔ خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۳۲۴ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۲۶۴ مطبوعہ پاکستان اردو)

ترک عبادت عین عبات بن گئی: لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے عبادت چھوٹ رہی ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرما دیا کہ عبادت جاری تھی گویا ترکِ عبادت عین عبادت بن گئی۔ (بحوالہ خطبات برطانیہ مدنی میاں شیخ الاسلام مدظلہ)

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ہر عمل اور عقیدے سے بھی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھلکتا تھا۔ آپؓ ہی وہ پہلے صحابی ہیں جن کو اسلام میں پہلے سولی دی گئی اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے جانے کے وقت صبر و سکون کے ساتھ ۲ رکعت نماز ادا کرنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

جنگِ بدر میں آپؓ نے حارث کو قتل کر دیا تھا جس کا انتقام لینے کے لئے حارث کی اولاد نے دھوکہ اور فریب کا جال بچھا کر غزوۂ رجیع ۳ ہجری میں آپ کو پکڑ لیا۔

عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنتی میوہ: حجیر کی باندی جو بعد میں مسلمان ہوئی کہتی ہیں کہ قید خانہ جہاں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے وہاں ان کے ہاتھوں میں میں نے انگور کا بہت بڑا خوشہ دیکھا ہے جب میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں عطا ہوا ہے حالانکہ یہ موسم انگور کا نہ تھا اور نہ ہی مکہ مکرمہ میں کوئی میوہ تھا۔

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار: حارث کے بیٹوں نے سولی کا تختہ تیار کر کے اس پر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیا اور ان کے اطراف ۴۰ جلاد اپنے ہاتھوں میں برچھے لئے کھڑے تھے عین اس وقت جب کہ آپؓ کو شہید کرنے کیلئے صرف ایک اشارہ باقی تھا کسی نے آپؓ کو قسم دیکر پوچھا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے اور تم کو آزاد کر دیا جائے یہ سنتے ہی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بے ساختہ گڑ گڑاتے ہوئے پکار اٹھے کہ

واللہ! مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میری جان کے بدلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی چبھے پس اس کے ساتھ ہی آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا اسلام پہنچا دے پس اللہ تعالیٰ

نے وحی کے ذریعہ آپؓ کا محبت بھرا اسلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ ادھر تختۂ دار پر حضرت خبیبؓ نے پکارا!

اسلام علیک یا رسول اللہ!!! صلی اللہ علیہ وسلم

ادھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ وعلیک السلام! یا خبیب رحمتہ اللہ!!

اس جواب کے ساتھ ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دلگیر آواز میں ارشاد فرمایا کہ خبیبؓ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ج۔۲۔اسماء الرجال۔۲۲۳۔بخاری فتح السلام حکایات صحابہ ص ۶۱ تا ۶۳)

حضرت زید بن وثنہؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو بھی غزوۂ رجیع ۳ھ ہجری میں دھوکہ و فریب کا جال بچھا کر گرفتار کر لیا گیا اور صفوان کے بدلے میں شہید کر دیا گیا حضرت زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیلئے جیسے ہی حرم شریف سے باہر لایا گیا آپ کے قتل کا تماشہ دیکھنے کیلئے سیکڑوں لوگ جمع ہو گئے جس میں ابوسفیان بھی تھے جو ابھی تک اسلام قبول نہیں کئے تھے انہوں نے زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ سے عین شہادت کے وقت قسم دیکر دریافت کیا کہ۔کیا تجھ کو یہ پسند ہے کہ (حضرت) محمّد صلی اللہ وعلیہ وصلم کی گردن تیری گردن کی بجائے ماردی جائے اور تجھ کو چھوڑ دیا جائے اور تو اپنے اہل وعیال میں خوشی وخرم رہے یہ سنتے ہی آپؓ نے برجتہ جواب دیا۔واللہ مجھے یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ جہاں وہ ہوں وہیں ان کو کانٹا بھی چبھے اور ہم اپنے گھر آرام سے رہیں۔

حضرت زید بن وثنہ کا یہ جواب سن کر سارے کافر حیران اور دنگ رہ گئے اور خاص کر ابوسفیان نے کہا جو اس جگہ کھڑا ہوا تھا۔میں نے حضرت محمّد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھیوں کو ان سے جتنی عقیدت اور محبت دیکھی ہے اس کی نظیر کہیں بھی نہیں دیکھی۔ سیرۃ ابن ہشام ۳۸ھ

انصاری نوجوانوں کا عشقِ رسول ﷺ

حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رگ و ریشے میں جس طرح عشقِ رسول اللہ ﷺ رچا اور بسا تھا اسی طرح ان کے بچوں میں بھی کھلی طور پر عشق و محبت رسول اللہ ﷺ رچی اور بسی ہوئی چھلکتی تھی۔

معصوم نوجوانوں کا تاریخی کارنامہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگِ بدر میں میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں مجھے خیال ہوا کہ میں قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا تا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے میرے دونوں جانب کم عمر بچے تھے یہ میری کیا مدد کر سکیں گے۔ اتنے میں ایک لڑکے نے ہاتھ پکڑ کر کہا چچا جان !تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں، پہچانتا ہوں۔ تمہاری کیا غرض ہے اس لڑکے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ واللہ! اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہونگا کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں معصوم عاشقِ رسول اللہ کے سوال و جواب میں تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے معصوم انصار نوجوان نے بھی یہی سوال کیا اتفاقاً ابوجہل میدان میں دوڑتا ہوا مجھے نظر آ گیا تو میں نے دونوں بچوں (معصوم عاشقان رسول اللہ ﷺ) سے کہا کہ دیکھو تمہارا مطلوب (ابوجہل) ہے تم جس کے بارے میں سوال کر رہے تھے وہ جا رہا ہے وہی ابوجہل ہے۔

ابوجہل کو دیکھتے ہی یہ دونوں نوجوان تلواریں لئے ہوئے ابوجہل پر ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ اس کو زمیں پر گرا دیا۔ (بخاری شریف)

معصوم شیدائیانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک اور روایت ہے کہ یہ نوجوان حضرت معاذ ابن عُمرو رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے معوذ ابنِ عفرآ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ ابوجہل کو کوئی نہیں مار سکتا وہ بڑی حفاظت میں رہتا ہے اس کے اطراف ایک زبردست فوجی دستہ حفاظت کرتا ہے اسی وقت سے مجھے خیال آتا ہے کہ میں اس کو ماروں گا۔

یہ دونوں معصوم صاحبزادے پیدل تھے اور ابوجہل ایک خاص گھوڑے پر سوار تھا۔ اور گھوڑے سوار فوجی دستہ اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ابوجہل پر حملہ ناممکن ہے پس دونوں صاحبزادے اور ایک نے ابوجہل کے گھوڑے کی ٹانگ پر حملہ کیا اور دوسرے نے خود ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کر دیا اس طرح ابوجہل کا گھوڑا بھی گرا اور ابوجہل بھی گر پڑا اور اُٹھ نہ سکا اور اس کے بعد ان کے بھائی معوذ ابن عفرآ رضی اللہ عنہ سے ابوجہل کو ٹھنڈا کر دیا

حضرت معاذ ابن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت میں نے ابوجہل کے گھوڑے کی ٹانگ پر حملہ کیا تو اس کا لڑکا عکرمہ ساتھ تھا اس نے میرے مونڈھے پر حملہ کیا جس سے میرا ہاتھ کٹ گیا۔ اور صرف کھال میں لٹکا رہا میں نے اس لٹکے ہوئے ہاتھ کو کمر کے پیچھے ڈال دیا اور دن بھر دوسرے ہاتھ سے لڑتا رہا۔ لیکن اس کے کٹے رہنے سے دقّت محسوس ہوئی تو میں نے اس کو پاؤں کے نیچے دبا کر زور سے کھینچا جس سے وہ کھال بھی ٹوٹ گئی جس سے دقّت دور ہوئی۔ (بحوالہ بخاری شریف اسد الغابہ تاریخ الخمیس وغیرہ)

مورخِ اسلام نے کیا خوب کہا ہے

وہ غازی تھے مئے حبِّ نبی کا جوش تھا جنکو
لبِ کوثر پہنچ کر شوقِ نوشانوش تھا جنکو

وہ غازی تھے مئے حبِّ نبی کا جوش تھا جنکو
جبینِ لوحِ عبرت پر لکھا ہے نام دونوں کا

زمین پر قبلہ رو ہو کر گرے وہ پارسہ لڑ کے
ہوئے قربان نا مِ مصطفٰے پر باوفا لڑ کے

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

حفیظ جالندھری

حضرت انس بن نضیرؓ کا عشقِ رسول ﷺ

صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں عشق و محبّت رسول اللہ ﷺ ایسی رچی اور بسی تھی کہ اگر ہمارے نبی ﷺ کے متعلق اگر کوئی غلط خبر بھی سن لیتے تو اپنی جانوں پر کھیل جاتے جیسا کہ جنگِ اُحد کا واقعہ ہے

فراقِ رسول اللہ ﷺ

عین جنگِ احد میں کسی نے یہ خبر اڑا دی کہ ہمارے نبی ﷺ شہید ہو گئے حضرت انس بن نضیر رضی اللہ عنہ جیسے ہی یہ خبر سنے یک دم بے چین و بے قرار ہو کر پکارنے لگے۔

یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! آپ کے بغیر ہم کیسے زندہ رہ سکتے ہیں آپ کا دیدار ہی ہمارے دلوں کا چین وسکون ہے جب آپ ﷺ ہی نہ رہے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے یہ کہتے ہوئے ہوئے آپؓ نے ہاتھ میں تلوار لی اور کفار کے جمگھٹے میں گھس گئے اور اس وقت تک لڑتے رہے کہ شہید ہو گئے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا عمل اور عقیدے سے. اچھی طرح یہ بات ظاہر و باہر ہو گئی کہ ان کے رگ و ریشے سے لیکر قلب کی گہرائیوں تک عشق و محبتِ رسول اللہ ﷺ ہی بسی ہوئی تھی۔ (تاریخ الخمیس)

؎ محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نہ مکمل ہے

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

جنگِ احد میں ہمارے نبی صلّی اللہ والہٖ وسلم نے دریافت فرمایا سعد بن ربیعؓ کا حال معلوم نہیں ہوا کہ کیا گذری ایک صحابی کو تلاش کیلئے بھیجا وہ شہداء کی جماعت میں تلاش کر رہے تھے آوازیں بھی دے رہے تھے کہ شاید زندہ ہوں پھر پکار کر کہا مجھے حضرت رسول اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ سعد بن ربیعؓ کی خبر لاؤں تو ایک جگہ سے بہت ضعیف سی آواز آئی۔ یہ اس طرف بڑھے جا کر دیکھا کہ سعد مقتولوں کے درمیان پڑے ہیں اور ایک آدھ سانس باقی ہے جب یہ قریب پہنچے تو حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو میرا اسلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے آپ ﷺ کو اس سے بہتر اور افضل بدلہ عطا فرمائے جو کسی نبی کو اسکے امتی کی طرف سے بہتر سے بہتر اور افضل • لہ عطا کیا ہو اور مسلمانوں کو میرا پیغام دینا کہ اگر کافر حضور صلّی اللہ وعلیہ والہٖ وسلم تک پہنچ گئے اور تم میں سے کوئی ایک آنکھ بھی چمکتی رہی یعنی وہ زندہ رہا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عذر تمہارا نہ چلے گا یہ کہکر جان بحق ہو گئے۔ **اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**

(بحوالہ تاریخ الخمیس)

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ

ع۔ تیرے قدموں پہ سر ہو اور میرا دم نکل جائے

جنگ اُحد کی ہل چل اور بدحواسی میں جب ہمارے نبی ﷺ نے آواز لگائی کہ کون مجھ پر جان دیتا ہے؟!!! اس آواز پر حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ اپنے چند انصاریوں کو لے کر آگے بڑھے اور ہر ایک نے اپنی جان بازی سے مدافعت کرتے ہوئے اپنی جان فدا کر دی اور ایک زخم بھی حضور صلی اللہ علیہ وٗ الہٖ وسلم کو لگنے نہ دیا۔

بالآخر حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو یہ بے مثال شرف مل گیا کہ زخموں سے چور چور ہو کر دم توڑ

رہے تھے ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا زیاد بن سکن ؓ کا لاشہ میرے قریب لاؤ لوگ اُٹھا کر لائے ابھی کچھ جان باقی تھی آپ نے زمین پر گھسیٹ کر اپنا منہ ہمارے نبی ﷺ کے پائے مبارک پر رکھدیا اور اسی حالت میں آپ ؓ کی روح پرواز کر گئی۔ سبحان اللہ! ایسی موت پر ہزاروں زندگیاں قرباں

؎ جینا انھیں کا جینا مرنا انھیں کا مرنا ایک بانکپن سے جینا ایک بانکپن سے مرنا

حضرت وہب بن قاموس رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

حضرت وہب بن قاموس رضی اللہ عنہ ایک رسی میں اپنی بکریاں باندھ کر مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ اُحد کی لڑائی میں ہیں پس آپ ؓ بھی بکریاں چھوڑ کر احد کی لڑائی میں پہنچے اور ہمارے نبی ﷺ کی طرف آنے والے دشمنوں کو ہٹادیا ایسا کئی دفعہ کرتے رہے پھر تلوار لے کر کفار کے جمگھٹے میں گُھس گئے اور شہید ہوگئے۔

لڑائی ذرا تھمی تو ہمارے نبی ﷺ حضرت وہب رضی اللہ عنہ سرہانے کھڑے ہوئے فرمایا کہ اللہ تم سے راضی ہوجائے میں تو تم سے راضی ہوں اسکے بعد خود ہمارے نبی ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے دفن فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی عمل پر رشک نہ آیا جتنا کہ وہب کے عمل پر آیا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان جیسا اعمال نامہ لے کر پہنچوں۔ (بحوالہ اصابہ۔ قرۃ العیون)

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

جنگ احد کے ایام میں حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تھی جس رات آپ ؓ اپنی دولھن کو بیاہ کر لائے تھے اسی رات ہمارے نبی ﷺ کی طرف سے اعلان ہوا کہ کفار مکہ' مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والے ہیں ان کے مقابلے کے لئے میدان جہاد میں چلو۔ پہلی رات کا دولھا

حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ باوجود کہ نوجوان تھے اور شادی کی پہلی شب تھی مگر ہمارے نبی ﷺ کی طرف اعلان جہاد سنکر سب کچھ بھول گئے اور اپنی دولھن کو نظرانداز کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم پر فدا ہونے کیلئے نکل پڑے اور محویّت کے عالم میں آپ کو اپنے غسل کرنے کی ضرورت بھی یاد نہ رہی اسی حالت میں معرکۂ جنگ میں گھُس گئے اور ہمارے نبی ﷺ کے سامنے شہید بھی ہوگئے۔

ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں چنانچہ صحابہ نے دیکھا کہ آپ کی لاش سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ (مواہب لدنیہ ج۔ا۔قرۃ العیون)

(اسی لئے آپ غسیل الملٰئکہ کہلائے)

صحابیات میں عشقِ رسول

احد کی لڑائی میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔مدینہ منورہ میں جب یہ کیفیت پہنچی تو عورتیں پریشان ہوکر اپنے اپنے گھروں سے نکل پڑیں۔

ایک انصاری بی بیؓ لوگوں سے باربار پوچھتیں کہ ہمارے نبی ﷺ کا کیا حال ہے.لوگوں نے کہا کہ حضور ﷺ تو خیریت سے ہیں لیکن تیرے بھائی.والد.شوہر اور بیٹا شہید ہوگئے تو وہ بی بی نے انا اللہ پڑھیں اور ہمارے نبی ﷺ کو دیکھنے کیلئے بے تابی سے دوڑ پڑیں اور آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو خوش ہوگئیں اور آپ ﷺ کا دامن تھام کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جب آپ زندہ وسلامت ہیں تو مجھے میرے سارے خاندان کی شہادت کی پرواہ نہیں ہے۔

(تاریخ الخمیس)

جنگ احد میں ایسے کئی عورتوں کے واقعات پیش آئے۔اس لئے مورخین کو ناموں میں اختلاف ہے

ے باپ اور بیٹا بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہہ دین تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہمارے نبی ﷺ سے بڑی محبّت تھی جب ہمارے نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو آپؓ مدینہ منورہ کی گلی کوچوں میں یہ کہتے پھرتے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اگر دیکھا تو مجھے دکھا دو یا مجھے آپ ﷺ کا پتہ بتا دو۔ پھر اسی غم و ہجر میں مدینہ شریف کو چھوڑ کر ملک شام کے شہر حلب کو چلے گئے۔

ایک سال بعد آپؓ نے ہمارے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے آپ سے فرمایا۔ بلال تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا کیا تمہارا دل ہم سے ملنا نہیں چاہتا؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ خواب دیکھتے ہی لبیک یا سیّدی یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہوئے اسی رات میں اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔

جیسے ہی آپؓ مدینہ منورہ پہنچے سارے مدینہ میں غل مچ گیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آگئے۔ سب لوگوں نے آپ سے اذاں کی خواہش کی تو آپؓ نے جواب دیا کہ دوستو یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں حضور ﷺ کی دنیوی زندگی میں اذاں دیتا تھا تو اس وقت اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُولُ اللہ کہتا ہوں تو حضور ﷺ سامنے ہوتے جن کو میں آنکھوں سے دیکھ لیتا۔ اب بتاؤ کسے دیکھوں گا مجھے اس خدمت سے معاف رکھو۔ ہر چند لوگوں نے سمجھایا لیکن آپؓ نے نہ سنا۔

بعض لوگوں نے کہا کہ حضراتِ حسنین رضی اللہ عنہما سے فرمائش کروائی جائے۔اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی فرمائش کا انکار نہ کر سکیں گے۔ چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اہل بیت سے بے پناہ عشق و محبّت ہے چنانچہ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما نے اذاں کی فرمائش کی تو آپؓ نے انھیں جواب دیا۔ اے شہزادگانِ رسول اللہ ﷺ مجھے جہاں حکم دو وہیں کھڑے ہو کر اذاں دونگا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر مسجد نبوی کے چھت پر کھڑا کر دیا اور فرمایا اذاں دو۔!

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے اذاں کہنا شروع کر دیا جیسے ہی مدینہ شریف میں بلالی اذاں گونجنے لگی. اللہ اکبر! مدینہ مورہ میں یہ وقت غم واندوہ اور صدمہ کا وقت تھا۔ ہمارے نبی ﷺ کو وصال فرمائے ہوئے ایک زمانہ ہوا تھا۔ آج کئی مہینوں کے بعد بلالی اذاں سنکر حضور انور ﷺ کی حیات کا سماں بندھ گیا مدینہ منورہ کی گلی کوچوں سے لوگ مسجد نبوی میں جمع ہو گئے ہر شخص گھر سے باہر نکل آیا حتٰی کے پردہ نشین خواتین بھی آپے سے باہر ہو کر گھروں سے نکل پڑیں اپنے اپنے بچوں کو ساتھ لائیں۔

جیسے ہی حضرت بلالؓ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُولُ الله پر پہنچے ہزار ہا چیخیں نکل گئیں اور اس وقت رونے اور چیخنے کی کوئی حد ہی نہیں تھی. مرد روتے رہے۔ عورتیں روتے رہے۔ بچے روتے رہے بچے اور بچیاں اپنی ماؤں سے پوچھ رہی تھیں کہ۔

امی جان حضرت بلالؓ تو آ گئے لیکن ہمارے نبی کب آئیں گے۔ الغرض مدینہ کی گلی کوچوں میں کہرام مچا ہوا تھا۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُولُ الله پر پہنچنے کے بعد جب بلالؓ کو حضور ﷺ نظر نہ آئے تو ایک دم چیخ مار کر گرے اور بے ہوش ہو گئے. بہت دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اٹھے اور پھر ملک شام کی طرف چلے گئے۔

(بحوالہ مدارج النبوت ۲۳۶۔ج ۲۰ سچی حکایات ج ۲۰)

روضہ مبارک پر عورت کا انتقال: حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئیں اور آ کر عرض کیا مجھے ہمارے نبی ﷺ کے قبر مبارک کی زیارت کرادو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے حجرہ شریف کھولا۔ انھوں نے زیارت کر کے روتی رہیں اور روتے روتے انتقال فرما گئیں رضی اللہ عنہما وارضاہا (شفاء)

محبّت رسول ﷺ میں لوگ بے قابو ہو گئے: حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے وصال کے وقت میں بچہ تھا۔ دیکھا کہ لوگ اپنے سروں اور کپڑوں پر خاک ڈال رہے تو میں ان کا رونا دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتا تھا۔ (اسعد الغابہ تذکرہ حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ)

ڈیرے گرادئے گئے: مدینہ کے باہر جب یہ وحشتناک خبر پہنچی تو قبیلہ باہلہ کے لوگوں نے اس ماتم میں اپنے خیمے گرادئے اور مسلسل اس کو ۷ دن تک اس کو کھڑا نہ کیا۔ (اصابہ تذکرہ جہم بن کلدہ باہلی)

حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ کا عشق رسول ﷺ

ہمارے نبی ﷺ کے ایک موذن حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے جب حضور انور ﷺ کی وفات کی خبر سنے تو اس قدر غم زدہ ہوئے کے اپنے نابینا ہونے کی دعا مانگنے لگے کہ میرے آقا کے بغیر یہ دنیا میرے قابل دید نہ رہی آپؓ اسی وقت نابینا ہو گئے۔

لوگوں نے آپؓ سے کہا کہ تم نے یہ دعا کیوں مانگی؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ. لذّتِ نگاہ تو آنکھوں میں ہے مگر حضور انور ﷺ کے بعد اب میری آنکھیں کسی کے دیدار کا ذوق ہی نہیں رکھتیں۔ (بحوالہ شواھد النبوۃ)

حضرت ابن خثیمہ رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

جب ہمارے نبی ﷺ غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے گئے حضرت عبداللہ ابن خثیمہؓ اپنے گھر آئے انکی ۲ حسین وجمیل بیویاں تھیں جنھوں نے اس روز خس کے پردوں کو پانی میں بسا کران سے نہایت عمدہ فرش تیار اور پھران پر حضرت عبداللہؓ کیلئے نہایت عمدہ اور لذیذ کھانے چنے۔

جیسے ہی حضرت عبداللہؓ نے ان کھانوں کو دیکھا تو کہا۔ سبحان اللہ! ہمارے نبی ﷺ تو اس شدید گرمی میں جنگ کیلئے تشریف لے جائیں اور عبداللہؓ رنگا رنگ کھانوں سے سیر ہو کران بیویوں سے مباشرت کرے ایسا نہیں ہوسکتا واللہ! جب تک ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچوں ان بیویوں سے کلام نہ کرونگا۔

پس عشق ومحبتِ رسول ﷺ میں گھر سے اونٹ پر سوار ہو کر نکلے اور تبوک پہنچ کر ہمارے نبی ﷺ سے جا ملے اور ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے ابن خثیمہ!! کیا ہی اچھی بات ہے کہ تم نے فانی ناز ونعمت کو چھوڑ کر رضائے حق میں کھو گئے جو تیرے حق میں بہتر ہے۔ (شواھد النبوۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول ﷺ

ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا چہرہ اترا ہوا تھا اور رنگ اڑا ہوا دیکھکر ہمارے نبی ﷺ وجہ پوچھی تو دردمند عاشق نے عرض کیا.

یا رسول اللہ ﷺ! نہ کوئی جسمانی تکلیف ہے نہ کوئی درد ہے البتہ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کا رُخِ انور جب آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو دل بے قرار اور بے تاب ہو جاتا ہے فوراً آپکی زیارت کرلیکر اس کو تسلی دیتا ہوں اب رہ رہ کر مجھے یہ خیال ستا رہا ہے کہ جنت میں حضور ﷺ کا بلند مقام کہاں ہوگا اور مسکین کس گوشہ میں

پڑا ہوگا۔ اگر روئے انور کی زیارت نہ ہوئی تو میرے لئے جنّت کی ساری لذتیں ختم ہو جائیں گی۔ فراق وہجر کا یہ جانکاہ صدمہ تو اس دلِ ناتواں سے برداشت نہ ہو سکے گا۔

ہمارے نبی ﷺ یہ ماجرا سن کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ خوشخبری لیکر تشریف لائے کہ ہم اطاعت گزار عشاق کو جنّت میں جدائی کا صدمہ نہیں پہنچائیں گے بلکہ ان کو اپنے محبوب ﷺ کی معیّت و رویئت میسّر ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ عشقِ رسول میں صرف حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ہی کی یہ کیفیت نہ تھی بلکہ سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی حال تھا۔ (ضیاء القرآن بحوالہ قرطبی)

اسی لئے کہا گیا ہے کہ

محمد ﷺ کی محبّت دین حق کی شرط اوّل ہے   اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نہ مکمل ہے

درودِ تُنُجِینَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃَ تُنُجِینا بِھَا مِنْ جَمِیعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰ فَا تِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیعَ الْحَا جَا تِ وَ تُطَھِّرنَا بِھَا مِنَ الدّنَسِ وَالسَّیِّئَا تِ وَتَرْ فَعُنَا بِھَا عِنْدَاکَ اَعْلَی الدَّ رَجَاتِ وَتُبلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَا یَاتِ مِنْ جَمِیعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَا تِ اِنکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر۔

فہرست کتب

ناشر: شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد
رجسٹرڈ (اے پی) 4733/2000
مکان نمبر: 17-2-1209/13 یاقوت پورہ، حیدرآباد۔ 23
website : http:// www.siasat.com/teaching ofislam

ذریعہ ٹپہ منگوایئے

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی کی مرتبہ

انقلابی ویڈیو سی ڈی گھر گھر عام کر کے

رضائے الٰہی و رضائے رسول الٰہی ﷺ حاصل فرمائیے